اخلاص اور ریاء

مولانا محمد منشاء کاشف

قسط نمبر ۲

محترم قارئین! اس مضمون کی پہلی قسط جون ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے جولائی کے شمارہ میں بعض وجوہات کی بنا پر دوسری قسط شائع نہ کی جا سکی تھی اب اگست کے شمارہ میں اسے شائع کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

ریاء کار کا ایمان خدا اور قیامت پر نہیں ہوتا :۔

قال اللہ تعالی۔ والذین ینفقون اموالھم رئاء الناس ولا یومنون باللہ ولا بالیوم الاخر ومن یکن الشیطن لہ قرینا فساء قرینا۔ وماذا علیھم لو امنوا باللہ والیوم الاخر وانفقوا مما رزقھم اللہ وکان اللہ بھم علیما (النساء آیت نمبر ۳۸۔۳۹)

اور جو لوگ کہ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر اعتقاد نہیں رکھتے اور شیطان جس کا مصاحب ہو اس کا وہ برا مصاحب ہے اور ان پر کیا مصیبت نازل ہو جاوے گی اگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر ایمان لے آویں اور اللہ نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ خدا کی رضامندی کی خاطر خرچ کرتے رہا کریں اللہ تعالیٰ ان کو جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے معلوم ہوا ہے کہ کہ ریاکار شخص کا ایمان خدا تعالیٰ اور قیامت کے دن پر اسلئے نہیں ہوتا کیونکہ وہ شیطان کا ساتھی ہے اور شیطان دکھلاوے کے عمل کی ترغیب دلاتا ہے کہ اگر کوئی نیک اعمال کرے تو وہ دکھلاوے کی نظر ہو کر ضائع ہو جائے اور ریاء کار کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ اس عمل کے سبب سے ہمارا وقار اور شہرت ہو اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس عمل کے ثواب سے محروم کر دیا جاتا ہے اور اس کے

لئے خدا تعالیٰ نے جہنم کو واجب قرار دیا ہے جیسا کہ سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشادات سے ثابت ہے۔

قیامت کے دن ریاء کاروں کا فیصلہ :۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول الناس یقضی علیہ یوم القیمتہ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا فقال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرا القران فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال تعلمت الغلم وعلمتہ وقرات فیک القران قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرات القران لیقال ھو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال ماترکت من سبیل تحب ان ینفق فیھا الا انفقت فیھالک قال کذبت ولکنک فعلت لیقال ھو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب بہ علی وجھہ ثم القی فی النار (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا شخص جس کے خلاف قیامت کے دن دوزخ میں ڈالے جانے کا فیصلہ عدالت خداوندی کی طرف سے دیا جائے گا ایک آدمی ہوگا جو میدان جہاد میں شہید کیا گیا ہوگا۔ یہ شخص خدا کے سامنے لایا جائے گا پھر خداوند تعالیٰ اس کو بتائے گا کہ میں نے تجھے کیا کیا نعمتیں دی تھیں وہ اللہ کی دی ہوئی سب نعمتوں کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا بتا تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ اور کن مقاصد کے لئے ان کو استعمال کیا وہ کہے گا میں نے آخری عمل یہ

کیا ہے کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید کیا گیا اور اس طرح میں نے سب سے عزیز اور قیمتی چیز اپنی جان بھی تیری راہ میں قربان کر دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے جہاد میں حصہ اسلئے اور اس نیت سے لیا تھا کہ تیری بہادری کے چرچے ہوں سو تیرا یہ مقصد حاصل ہو چکا اور دنیا میں تیری بہادری کے چرچے ہوئے پھر اس کے لئے خداوندی حکم ہو گا اور اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اسی کے ساتھ ایک دوسرا شخص ہو گا جس نے علم دین حاصل کیا ہو گا اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دی ہو گی اور قرآن بھی خوب پڑھا ہو گا اس کو بھی خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی بخشی ہوئی نعمتیں بتائے گا وہ اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا بتا تو نے میری ان نعمتوں سے کیا کام کیا اور ان کو کن مقاصد کے لئے استعمال کیا وہ کہے گا خداوند میں نے آپ کا علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور آپ ہی کی رضا کے لئے آپ کی کتاب قرآن پاک میں مشغول رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے یہ بات جھوٹ کہی تو نے علم دین اسلئے حاصل کیا تھا اور قرآن تو اسلئے پڑھتا تھا کہ تجھ کو عالم و قاری اور عابد کہا جائے سو تیرا یہ مقصد تجھے حاصل ہو چکا اور دنیا میں تیرے عالم و عابد اور قاری قرآن ہونے کا چرچا خوب ہو لیا پھر اس کے لئے بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہو گا اور وہ بھی اوندھے منہ گھسیٹ کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اور اسی کے ساتھ تیسرا شخص ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھرپور دولت دی ہو گی اور ہر طرح کا مال اسکو عطا فرمایا ہو گا وہ بھی خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی نعمتیں بتلائے گا کہ میں نے دنیا میں تجھے یہ یہ نعمتیں دی تھیں وہ سب کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے بھی پوچھے گا کہ تو نے میری ان نعمتوں سے کیا کام کیا اور کن مقاصد کے لئے ان کو استعمال کیا وہ عرض کرے گا خداوند جس راستے اور جن کاموں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہوا مال ان سب ہی میں خرچ کیا ہے اور صرف تیری رضا جوئی کے لئے خرچ کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے یہ جھوٹ کہا۔ در حقیقت یہ سب کچھ تو نے اس لئے کیا تھا کہ دنیا میں سخی مشہور ہو چنانچہ تیری فیاضی اور داد و دہش کے چرچے خوب ہو لئے پھر اللہ تعالیٰ کی

طرف سے اس کے لئے بھی حکم ہوگا اور وہ بھی اوندھے منہ گھسیٹ کے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا (صحیح مسلم)

تشریح :۔ العظمۃ للہ! کس قدر لرزا دینے والی ہے یہ حدیث اس کی بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کو بیان کرتے وقت کبھی کبھی بیہوش ہو جاتے تھے۔

اسی طرح حضرت معاویہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی گئی تو وہ بہت روئے اور روتے روتے بے حال ہو گئے۔

اس حدیث میں جن تین اعمال کا ذکر ہے یعنی علم دین کی تحصیل و تعلیم قرآن مجید میں مشغولیت اور راہ خدا میں جانی اور مالی قربانی۔ ظاہر ہے کہ یہ تینوں اعلیٰ درجہ کے اعمال صالحہ میں سے ہیں اور اگر اخلاص کے ساتھ یہ عمل ہوں تو پھر ان کا صلہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کے اعلیٰ درجات ہیں لیکن یہی اعمال جب دکھلاوے اور شہرت کے لئے یا اسی قسم کے دوسرے دنیوی مقاصد کے لئے کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ اس درجہ کے گناہ ہیں کہ دوسرے سب گنہگاروں، چوروں، ڈاکوؤں، اور زناکاروں سے بھی پہلے جہنم کا فیصلہ ان ہی کے لئے کیا جائے گا اور یہی سب سے پہلے جہنم میں جھونکے جائیں گے۔ اللھم احفظنا

ریاکاروں کو فضیحت اور رسوائی کی سزا :۔

عن جندب قال قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم من سمع سمع اللہ بہ و من یرائی یرائی اللہ بہ رواہ البخاری و مسلم۔

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی عمل سنانے اور شہرت دینے کے لئے کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو شہرت دے گا اور جو کوئی دکھاوے کے لئے کوئی نیک عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو خوب دکھاوے گا۔

تشریح :۔ مطلب یہ ہے کہ دکھاوے اور شہرت کی غرض سے نیک اعمال کرنے والوں کو ایک سزا ان کے اس عمل کی مناسبت سے یہ بھی دی جائے گی کہ ان کی اس ریاکاری

اور منافقت کو خوب مشہور کیا جائے گا اور سب کو مشاہدہ کرا دیا جائے گا یہ ہیں بد بخت لوگ جو نیک اعمال اللہ کے لئے نہیں کرتے تھے بلکہ نام و نمود اور دکھاوے اور شہرت کے لئے کیا کرتے تھے الغرض جہنم کے عذاب سے پہلے ان کو ایک سزا یہ ملے گی کہ سر محشر ان کی ریاکاری اور منافقت کا پردہ چاک کر کے سب کو ان کی بدباطنی دکھادی جائے گی۔

دین کا نام لے کر دنیا کمانے والے ریاکاروں کو سخت حکم :۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلی من السکر و قلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ ابی یجترون ام علی یجترون فبی حلفت لابعثن علی اولئک منھم فتنۃ تدع الحلیم فیھم حیران (رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں کچھ ایسے مکار لوگ پیدا ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے وہ لوگوں پر اپنی درویشی اور مسکینی ظاہر کرنے اور ان کو متاثر کرنے کے لئے بھیڑوں کی کھال کا لباس پہنیں گے ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے سینوں میں بھیڑیوں کے سے دل ہوں گے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکا کھا رہے ہیں یا مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے میں جرات کر رہے ہیں پس مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان مکاروں پر انہی سے ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جو ان کے عقلمندوں اور داناؤں کو بھی حیران کر کے چھوڑے گا۔

ریاکاری شرک اور نفاق کی علامت ہے :۔

اخلاص یعنی ہر نیک عمل کا اللہ کی رضا اور رحمت کی طلب میں کرنا جس طرح ایمان و توحید کا تقاضا اور عمل کی جان ہے اسی طرح ریا و سمعہ یعنی مخلوق کے دکھاوے اور دنیا میں شہرت

اور ناموری کے لئے نیک عمل کرنا ایمان و توحید کے منافی اور ایک قسم کا شرک ہے اور نفاق کی علامت ہے جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے۔

عن شداد بن اوس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک (رواہ احمد)

حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ خیرات کیا اس نے شرک کیا۔

تشریح :۔ حقیقی شرک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات یا اسکے افعال اور اسکے خاص حقوق میں کسی دوسرے کو شریک کیا جائے یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بھی عبادت کی جائے یہ وہ شرک حقیقی، شرک جلی اور شرک اکبر ہے جس کے متعلق قرآن مجید میں اعلان فرمایا گیا ہے اور ہم مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اس کا کرنے والا ہرگز ہرگز نہیں بخشا جائے گا۔ لیکن بعض اعمال اور اخلاق ایسے بھی ہیں جو اگرچہ اس معنی کو شرک نہیں ہیں لیکن ان میں اس شرک کا تھوڑا بہت شائبہ ہے ان ہی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اللہ کی عبادت یا کوئی اور نیک کام اللہ کی رضاجوئی اور اس کی رحمت طلبی کے بجائے لوگوں کے دکھاوے کے لئے کرے یعنی اس غرض سے کرے کہ لوگ اس کو عبادت گزار اور نیکوکار سمجھیں اور اس کے معتقد ہو جائیں اسی کو ریا کہا جاتا ہے یہ اگرچہ حقیقی شرک نہیں ہے لیکن ایک درجہ کا شرک اور ایک قسم کا نفاق اور سخت درجہ گناہ ہے۔

واضح رہے کہ اس حدیث میں نماز روزہ اور صدقہ وخیرات کا ذکر صرف مثال کے طور پر کیا گیا ہے ورنہ ان کے علاوہ بھی جو نیک عمل لوگوں کے دکھاوے کے لئے اور ان کی نظروں میں معزز و محترم بننے کے لئے یا ان سے کوئی دنیوی فائدہ حاصل کرنے کے لئے کیا جائے گا وہ

بھی ایک درجہ کا شرک ہی ہوگا اور اس کا کرنے والا بجائے ثواب کے خدا کے سخت عذاب کا مستحق ہوگا۔ ایک دوسری حدیث میں اس کو شرک خفی اور ایک حدیث میں شرک اصغر کہا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ھو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول اللہ قال الشرک الخفی ان یقوم الرجل یصلی فیزید صلوتہ لما یری من نظر رجل (رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم لوگ آپس میں مسیح دجال کا کچھ تذکرہ کر رہے تھے تو آپ نے ہم سے فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے ہم نے عرض کیا حضور ؐ ضرور بتلائیں وہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا وہ شرک خفی ہے جس کی ایک مثال یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو پھر اپنی نماز کو اسلئے لمبا کردے کہ کوئی آدمی اس کو نماز پڑھتا دیکھ رہا ہے۔

عن محمود بن لبید ؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالو یا رسول اللہ و ما الشرک الاصغر قال الریا۔

محمود بن لبید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ شرک اصغر کا ہے، صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شرک اصغر کا کیا مطلب ہے آپ نے ارشاد فرمایا ریا یعنی کوئی نیک کام لوگوں کے دکھاوے کیلئے کرنا۔

تشریح :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کا اصل مقصد و منشاء اپنے امتیوں کو اس خطرہ سے خبردار کرنا ہے تاکہ وہ ہوشیار رہیں اور اس خفی قسم کے شرک سے بھی

اپنے دلوں کی حفاظت کرتے رہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان ان کو اس خفی قسم کے شرک میں مبتلا کر کے تباہ کر دے۔

جس عمل میں شرک کی آمیزش ہوگی وہ مقبول نہ ہوگا :۔

عن ابی هریرة ﷺ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک فمن عمل عملا اشرک فیه معی غیری ترکته وشرکه وفی روایته فانا منه بریٔ هو للذی عمله (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں شرک اور شرکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں یعنی جس طرح اور شرکاء شرکت پر راضی ہوجاتے ہیں اور اپنے ساتھ کسی کی شرکت منظور کر لیتے ہیں اس طرح میں راضی نہیں ہوتا اور کسی کی ادنیٰ شرکت بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ ہر قسم کی شرکت سے بالکل بے نیاز اور سخت بیزار ہوں پس جو شخص کوئی عمل عبادت وغیرہ کرے جس میں میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کرے یعنی اس سے اس کی غرض میری رضا اور رحمت کے علاوہ کسی اور سے بھی کچھ حاصل کرنا یا اس کو معتقد بنانا ہو تو میں اس کو اس اور اس کے شرک کو دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس سے بیزار اور بے تعلق ہوں وہ عمل میرے لئے بالکل نہیں بلکہ صرف اس دوسرے کے لئے ہے جس کے لئے اس نے کیا کہ یعنی جسکو اس نے شریک کیا۔

عن ابی سعید بن ابی فضالة ﷺ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا جمع الله الناس یوم القیامته لیوم لا ریب فیه نادی مناد من کان اشرک فی عمل عمله للّٰہ احدا فلیطلب ثوابه من عند غیر الله فان الله اغنی الشرکاء عن الشرک (رواہ احمد)

حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ

نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سب آدمیوں اولین و آخرین کو جمع کرے گا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ جس شخص نے کسی اپنے ایسے عمل میں جو اس نے اللہ کے لئے کیا اور کو بھی شریک کیا تھا وہ اس کا ثواب اسی دوسرے سے جا کر طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہے شرک سے)

مذکورہ بالا احادیث کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اس نیک عمل کو قبول کرتا ہے اور اسی پر ثواب دے گا جو اخلاص کی کیفیت کے ساتھ صرف اس کی رضا اور رحمت کی طلب میں کیا گیا ہو اور اس کے سوا کسی کو بھی اسمیں شریک نہ کیا گیا ہو اور اس کے برخلاف جس عمل سے اللہ کے سوا کسی اور کی بھی خوشنودی یا اس سے کسی قسم کی نفع اندوزی مطلوب و مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بالکل قبول نہ کرے گا وہ نہایت بے نیاز اور شرک کی لگاوٹ سے بھی بیزار ہے یہ انجام تو ان اعمال کا ہے جو اللہ کے لئے کئے جائیں لیکن نیت میں پورا خلوص نہ ہو بلکہ کسی طور پر اللہ کے سوا کسی اور کی بھی لگاوٹ ہو لیکن جو نیک اعمال محض ریاکارانہ طور پر کئے جائیں جن سے صرف نام و نمود دکھاوا' شہرت اور لوگوں سے خراج عقیدت وصول کرنا ہی مقصود ہو تو وہ نہ صرف یہ کہ مردود قرار دے کر ان عمل کرنے والوں کے منہ پر مار دیئے جائیں گے بلکہ یہ ریاکار اپنے ان ہی اعمال کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

خلوص نیت اور اعمال صالحہ کی بناء پر کسی سے محبت کرنا جائز ہے :۔

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ وفی روایتہ ویحبہ الناس علیہ ۔۔۔۔قال تلک عاجل بشری المومن (رواہ مسلم)

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ارشاد ہے ایسے شخص کے بارے میں جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ پوچھنے والے نے یوں عرض کیا کیا ارشاد ہے ایسے شخص کے بارے میں جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اس

سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ تو مومن بندہ کی نقد بشارت ہے (مسلم)

تشریح :۔ ریا اور شہرت طلبی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا قسم کے ارشادات نے صحابہ کرام کو اتنا ڈرا دیا تھا کہ ان میں سے بعض کو یہ شبہ ہونے لگا کہ جس نیک عمل پر دنیا کے لوگ عمل کرنے والے کی تعریفیں کریں اور اس کی نیکی کا چرچا ہو اور لوگ اس کو اللہ کا نیک بندہ سمجھ کر اس سے محبت کرنے لگیں تو شاید وہ عمل بھی اللہ کے یہاں مقبول نہ ہوگا کیونکہ اس عمل کے کرنے والے کو دنیا میں شہرت اور محبت کا صلہ مل ہی گیا۔ اسکے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ جس کے جواب میں آپ نے فرمایا "تلک عاجل بشری المؤمن" جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی نیک عملی کی شہرت ہو جانا اور لوگوں کا اسکی تعریف یا اس سے محبت کرنا کوئی بری بات نہیں ہے بلکہ سمجھنا چاہئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آخرت میں ملنے والے اصل انعام سے پہلے اس دنیا میں نقد صلہ اور اس بندہ کی مقبولیت و محبوبیت کی ایک خوشخبری اور علامت ہے اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ کو ایک دفعہ یہ واقعہ پیش آیا کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی حال میں ایک شخص آیا اور اس نے ان کو نماز پڑھتا ہوا دیکھا وہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں اس بات سے خوشی پیدا ہوئی کہ اس شخص نے مجھے نماز جیسے اچھے کام میں مشغول پایا انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تاکہ خدانخواستہ اگر یہ بھی ریاکاری کی کوئی شاخ ہو تو اس سے توبہ استغفار کیا جائے آپ نے ان کو اطمینان دلایا کہ یہ ریا نہیں بلکہ تم کو اس صورت میں خلوت کی نیکی کا بھی ثواب ملے گا اور جلوت کی نیکی کا بھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اعمال صالحہ اخلاص کے ساتھ اللہ ہی کے لئے کئے جائیں لیکن عمل کرنے والے کے ارادہ اور کوشش کے بغیر اللہ کے دوسرے بندوں کو ان کا علم ہو جائے اور پھر اسکو اس سے خوشی ہو تو یہ اخلاص کے منافی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص نصیب فرمائے اپنا مخلص بندہ بنائے اور ریا و سمعہ جیسے مہلکات سے ہمارے قلوب کی حفاظت فرمائے۔ آمین